السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب روزے دار اذان فجر سننے کے بعد کچھ پی لے تو کیا اس کا روزہ صحیح ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب روزے دار اذان فجر کو سننے کے بعد پیے تو اس کی صورت یہ ہے کہ اگر موذن نے طلوع صبح کے بعد اذان کہی ہے تو پھر اذان کے بعد کھانا پینا جائز نہیں اور اگر اذان طلوع صبح سے پہلے کہی ہے تو پھر کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَالـٰٔنَ بـٰشِروهُنَّ وَابتَغوا ما كَتَبَ اللَّهُ لَكُم وَكُلوا وَاشرَبوا حَتّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيطُ الأَبيَضُ مِنَ الخَيطِ الأَسوَدِ مِنَ الفَجرِ...١٨٧ ... سورة البقرة

''اب (تم کو اختیار ہے کہ) ان سے مباشرت کرو اور اللہ نے جو چیز تمہارے لیے لکھ رکھی ہے (یعنی اولاد) اس کو (اللہ سے) طلب کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

(ان بلالا یوذن بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمعوا اذان ابن ام مکتوم فانه لایوذن حتی یطلع الفجر) (صحیح البخاري' الصوم' باب قول النبی صلی اللہ علیه وسلم لا یمنعنکم من سحورکم الخ' ح: 1918)

''بلال رات کو اذان کہتے ہیں لہذا تم کھاؤ پیو، حتیٰ کہ ابن اُم مکتوم کی اذان سن لو کیونکہ وہ اذان نہیں کہتے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے۔''

مؤذنوں کو بھی چاہیے کہ وہ احتیاط سے کام لیں اور اس وقت تک اذان نہ کہیں جب تک صبح نمودار نہ ہو جائے یا صحیح وقت دینے والی گھڑیوں کے ذریعہ طلوع فجر کا یقین نہ ہو جائے تاکہ وہ لوگوں کو دھوکا نہ دے سکیں، اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام نہ قرار دے سکیں اور نماز فجر کو قبل از وقت حلال نہ قرار دے سکیں۔ وقت سے قبل اذان دینے کے اور بھی بہت سے نقصانات ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج2 صفحہ174

محدث فتویٰ